السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص بارہویں دن یہ سمجھتے ہوئے رمی ترک کردے کہ (قرآن میں) جلدی سے یہی مراد ہے اور پھر مکہ کو چھوڑ دے اور طواف وداع نہ کرے، تو اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حج صحیح ہے کیونکہ اس نے ارکان حج میں سے کسی رکن کو ترک نہیں کیا، البتہ اگر اس نے بارہویں رات منیٰ میں نہیں گزاری، تو اس طرح تین واجبات ترک کر دیے، جو حسب ذیل ہیں: (۱) بارہویں رات منیٰ میں بسر کرنا (۲) باہوریں دن رمی جمار کرنا (۳) طواف وداع۔ اس پر واجب ہے کہ ان میں سے ہر واجب کی طرف سے مکہ میں جانور ذبح کرے اور اسے فقراء میں تقسیم کر دے کیونکہ حج کے بارے میں اہل علم کے نزدیک یہ واجب ہے کہ جب وہ حج کے کسی واجب کو ترک کر دے، تو اس کے فدیے کے طور پر مکہ میں ایک جانور ذبح کر کے اسے فقراء میں تقسیم کرے۔ اس سائل نے جس غلطی کا ارتکاب کیا ہے اس کے حوالے سے میں اپنے حاجی بھائیوں کی اس طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بہت سے حاجی یہ سمجھتے ہیں کہ:

فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ---البقرة:203

''پھر جس نے دو دنوں میں (منیٰ سے مکہ کی طرف واپسی کے لیے) جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

کا مفہوم یہ ہے کہ وہ گیارہویں دن ہی منیٰ سے نکل جائے، یعنی وہ دو دن سے عید کا دن اور گیارہویں تاریخ کا دن مراد لیتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ---البقرة:203

''اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (دن ہیں) اللہ کو یاد کرو، پھر جس نے دو دنوں میں (منی سے مکہ کی طرف واپسی کے لیے) جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

أیام معدودات ''گنتی کے دنوں'' سے مراد ایام تشریق ہیں، جن میں پہلا دن گیارہویں تاریخ سے ہے، لہٰذا اس صورت میں اس آیت:

فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ---البقرة:203

''پھر جس نے دو دنوں میں (منیٰ سے مکہ کی طرف واپسی کے لیے) جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایام تشریق کے دنوں میں جلدی کر لے اور دوسرا دن باہوریں تاریخ کا دن ہے، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لے تاکہ غلطی نہ کرے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل

صفحہ 452

محدث فتویٰ